سوال

خلع اور طلاق اور فسخ نکاح میں فرق

جواب

لحمد للہ.

ند اور بیوی میں علیحدگی تو طریقوں سے ہوتی ہے یا تو طلاق یا پھر فسخ نکاح کے ذریعہ.

دونوں میں فرق یہ ہے کہ خاوند کی جانب سے ازدواجی تعلق کو ختم کرنا طلاق کہلاتا ہے، اور اس کے کچھ مخصوص اور معروف الفاظ ہیں.

خ نکاح تو یہ عقد نکاح کو توڑنا اور ازدواجی ارتباط کو بالکل اصلا ختم کرنے کا نام ہے گویا کہ یہ ارتباط تھا ہی نہیں، اور یہ قاضی یا شرعی حکم کے ذریعہ ہوگا.

ان دونوں میں درج ذیل فرق پایا جاتا ہے:

1 طلاق صرف خاوند کے الفاظ اور اس کے اختیار و رضا سے ہوتی ہے، لیکن فسخ نکاح خاوند کے الفاظ کے بغیر بھی ہو جاتا ہے، اور اس میں خاوند کی رضا اور اختیار کی شرط نہیں.

م شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سے تفریق اور علیحدگی کا فیصلہ کیا جائے اور خاوند اس کے الفاظ نہ بولے، اور اسے نہ چاہے... تو یہ علیحدگی طلاق نہیں کہلائیگی" انتہی

م (128/5).

2 طلاق کے کئی ایک اسباب ہیں، اور بعض اوقات بغیر کسی سبب کے بھی ہو سکتی ہے، بلکہ طلاق تو صرف خاوند کا اپنی بیوی کو چھوڑنے کی رغبت سے ہوگی.

فسخ نکاح کے لیے سبب کا ہونا ضروری ہے جو فسخ کو واجب یا مباح کرے.

اح ثابت ہونے والے اسباب کی مثالیں:

خاوند اور بیوی کے مابین کفوو مناسبت نہ ہونا جنہوں نے لزوم عقد میں اس کی شرط لگائی ہے.

یا بیوی میں سے کوئی ایک اسلام سے مرتد ہو جائے، اور دین اسلام میں واپس نہ آئے.

اوند اسلام قبول کرلے اور بیوی اسلام قبول کرنے سے انکار کردے، اور وہ مشرکہ ہو اور اہل کتاب سے تعلق نہ رکھتی ہو.

اور بیوی میں لعان ہو جائے.

فقہ و اخراجات سے تنگ اور عاجز ہو جانا، جب بیوی فسخ نکاح طلب کرے.

یا بیوی میں سے کسی ایک میں ایسا عیب پایا جائے جو استمتاع میں مانع ہو، یا پھر دونوں میں نفرت پیدا کرنے کا باعث بنے.

3 فسخ نکاح کے بعد خاوند کو رجوع کا حق حاصل نہیں اس لیے وہ اسے نئے عقد نکاح اور عورت کی رضامندی سے ہی واپس لاسکتا ہے.

رجعی کی عدت میں وہ اسکی بیوی ہے، اور اسے پہلی اور دوسری طلاق کے بعد اسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے بیوی راضی ہو یا راضی نہ ہو.

خ نکاح میں مرد جن طلاقوں کی تعداد کا مالک ہے اسے شمار نہیں کیا جاتا.

م شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ور خاوند اور بیوی کے مابین جو فسخ نکاح ہو تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، نہ تو ایک اور نہ ہی اس کے بعد" انتہی

م (199/5).

ن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

کاح اور طلاق میں فرق یہ ہے کہ اگرچہ ہر ایک سے خاوند اور بیوی میں علیحدگی اور تفریق ہو جاتی ہے: فسخ یہ ہے کہ جب اس کے بعد خاوند اور بیوی دوبارہ نکاح کریں تو وہ پہلی عصمت پر ہیں، اور عورت اپنے خاوند کے پاس تین طلاق پر ہوگی (یعنی خاوند کو تین طلاق کا حق ہوگا) اور اگر اس نے فسخ نکاح سے قبل

ر (181/6).

5 طلق خاوند کا حق ہے، اور اس میں قاضی کے فیصلہ کی شرط نہیں، اور بعض اوقات خاوند اور بیوی دونوں کی رضامندی سے ہوتی ہے.

نکاح شرعی حکم یا پھر قاضی کے فیصلہ سے ہوگا، اور فسخ نکاح صرف خاوند اور بیوی کی رضامندی سے نہیں ہو سکتا، الا یہ کہ خلع کی صورت میں.

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ونوں (یعنی خاوند اور بیوی) کو بغیر عوض (یعنی خلع) کے فسخ نکاح پر راضی ہونے کا حق حاصل نہیں، اس پر اتفاق ہے " انتہی

اد (598/5).

6 دخول سے قبل فسخ نکاح عورت کے لیے کوئی مہر واجب نہیں کرتا، لیکن دخول سے قبل طلاق میں مقرر کردہ مہر کا نصف مہر واجب ہوتا ہے.

ن خلع یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مطالبہ کرے کہ وہ مالی عوض یا پھر مہر سے دستبردار ہونے کے مقابلہ میں اس سے علیحدگی اختیار کر لے.

بر (126444) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

للاق اور فسخ نکاح میں فرق کے لیے درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا :

مد (24/3) الفقہ الاسلامی وادلتہ (595/4) الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (113-107/32) فقہ السنۃ (314/2).

واللہ اعلم.